یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.No 352.

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے ” للعہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ” للعہ
عام خریداروں سے ” ۶/
غیر ممالک سے ” ۵ شلنگ
” ” ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ” ۱۲/

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹۔اپریل سنہ ۱۹۰۷

کرشن قادیانی اور ہم

اِدہر آپیارے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷۔ مارچ کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تہا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اسکا جواب ۲۹۔ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا تہا کہ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ تبلادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اسکا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں بدر مورخہ ۴ اپریل اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ میں چہدیا ہے۔ ہم اُس مضمون کو تمام وکمال بلا نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع ملسکے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگادئیے ہیں پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھکر ہماری جوابات کو نمبروار پڑہتے جائیں اور لطف اُٹہائیں قادیانی اڈیٹروں سے بہی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کرینگے۔ بہرحال وہ مضمون یہ ہے:۔

مباہلہ کیواسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکہا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ

صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۲ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی "تازہ تصنیف" "قادیاں کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکہتے ہیں۔

(۱) ہاں البتہ ہم اپنے وطن کے ذمہ دار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہہ سکینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کیطرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جہوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو

معذرت: ۔میں سفر سے آیا تو ۱۲۔اپریل کا اخبار مرتب تہا اور مرزا صاحب کو مباہلہ کا جواب جلد دینا تہا ملتوی ہوا کا بہی آج ہفتہ تیار کیا گیا امید ہے اس بیچ تقدیم کو تقدیم زکوۃ پر قیاس فرمائینگے ایڈیٹر

کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم ایک دفعہ پہلے بھی صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکی ہو امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کیواسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔ اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اسواسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شایع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شایع ہو جاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدیا جاویگی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شایع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دینگے کہ ہمنے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنت اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اسکی ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شایع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے معاملہ آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں

کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے جاؤ پورے کرے فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کر یگا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی دیکھو سورہ انفال رکوع ۴ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اُسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اسکو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھیگا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ کیا اعلان کر دیگا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے۔

امید ہے اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے براد حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاویگی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاویگا۔ اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اُس نے خود بھی کیا اور پھر اُس کے مریدوں نے اُسکو تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مرگیا۔ وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اُس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑینگے اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔ (یہ چیلنج دیتے ہو یا میرا چیلنج منظور کرتے ہو؟)

مولویصاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن* سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلا کا مقابلہ نہ کر سکیگی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اُس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو

---

* دہلی میں مرزا صاحب کی چاہتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا؟ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دینگے۔ (اہلحدیث)

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس[27] پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپکا زادِ راہ آپکے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا[28] کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جنکا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔[*]" (بدر۔ ۴۔ اپریل)

جواب نمبر اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپکو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپنے یا آپ کے حکم سے (بقول آپکے دیکھو ص۲۹) آپ کے تابعدار مرید اڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے کے لئے کہا جسکو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اسکو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اسکو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف و قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہئے۔ اپنی معمولی کذب سے کام نہ لیجئے یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں معاذ اللہ جیسا میں آپکو محض خدا کے واسطے ایک

[*] میرے پہلے قادیان پہونچنے پر جو آپنے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ بھیجدیا تھا وہی کافی ہے ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے۔ تف (اہلحدیث)

مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپکے مباہلہ سے کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپکو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپکے مکائد سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں ؎

ہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میری طرف نسبت کیجئے۔ دروغ گوئی سے کام لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپکو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر ۵ میں بھی آپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبد اللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائیگا؟ کیوں آپنے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے بیگانہ داماد کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی؟ ہاں ہم تمہاری اس مہربانی کا گر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں (مرزا) کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیشگوئی نہ کرونگا۔ اسلئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے سچ ہے ؎ عصمت بی بی ست از بے چادری۔

نمبر ۶ کے مطابق بھی ہم لیا ہیں گو نمبر ۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب **ازالہ اوہام** کے انتظار کرنے کے لئے کیسے کیسے اشتہارات شایع کئے تھے مگر جب وہ نکل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے ؎ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا۔

نمبر ۸ میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ ای جناب ہمنے آپ کو کب قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم تو آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپکی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تتے توے پر ..... رکھیں ہمیں تو قرآن میں آپکی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپنے ہمکو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے ہم تو اسی وعدے پر قایم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ کو

اہلحدیث میں شائع کیا ہے جسکو آپنے بھی منظور کیا - زاید باتوں کو ہم آپکی فضول گوئی جانتے ہیں - جب کتاب آپکی نکلیگی تو اُسکا جواب بھی دیا جائیگا سردست توجہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم ۱۷ اپریل) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں باقی فضول - نمبر۱ میں تو آپ مجھکو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر۲ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں کیونکہ آپ لکھتے ہیں خدا کیوں کسی مجرم کے منہ کے چاؤ پورے کرے - پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دینگے تو میں بھی حسب (نمبر۱) آپکو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا - (نمبر۱۱) میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں - کیا ابھی آپکا اور آپکے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا - اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے - کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جسمیں یہ دعا لکھی تھی :-

"اے میرے مولا قادر خدا ! اب مجھے راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کیلئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اُٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں - تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے - کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے آپکا اور آپکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے - حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا بلکہ اشتہارات شائع ہونے پر آئندہ کو ہوگا - پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا نہونے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ :-

"اگر تو اے خدا ! تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں - تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا - اور اُن تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائی جاتی ہیں جس نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں - جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے" (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی ! واقعی آپ ایسے ہی ہیں ؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو (نمبر۱۲) میں آپ انسانی ہاتھ کی بے دخلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھرام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اُس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں - (نمبر۱۳) اگر مباہلہ ہوتا - تو شاید ضرورت نہ ہوتی مگر مباہلہ تو ہے نہیں بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے اسلئے اُس عذاب کی تعیین کرا لینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں - علاوہ اس کے میں حضرت کا مزاج شناس ہوں - آپ ہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا - مگر جب نہ مرا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے - پنڈت لیکھرام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب آئیگا مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپنے اپنی سچائی کا اظہار کیا - مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل و خوار ہوگا - جب مدت گذرگئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اُس (مولوی صاحب) نے عجیب کا صلہ لام غلط کہا ہے اسلئے وہ ذلیل ہوگیا - سرکار سے اُس کو چار مربع زمین ملی اسلئے وہ ذلیل ہو گیا - حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو ایسی ذلت کی ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے - پھر میری بابت کہا کہ تو قادیان میں نہ آئیگا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہونچا تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا - اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شائع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ اُسکے متعلقین دل میں ڈر گئے اسلئے نا غیر واقع ہو گئی - غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بیجا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا - کیا یہ مثل غلط ہے من جرب المجرب حلت به الندامة* اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ بلا تفاوت پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے - پس آپ دعا کر کے خدا سے اُس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپکی دعا رد نہیں ہوتی دیکھو اپنا انذار اوہام طبع اول

*آزمودہ را آزمودن خطاست -

(ص ۱۱۸) آپ کو خدا نے کہا جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھے بار ہا مخاطب کر کے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب) یہ بھی آپکا الہام ہے الفوق معک والتحت مع اعدائک یعنی تو ہمیشہ بلند ہیگا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء ص) پس آپ کو یہ کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجے سے مجھ ابھی اطلاع بخشیں اور مخلوق خدا کو اپنی نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کرینگے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہلحدیث کا مقابلہ آسان نہیں ہے

بیخودی بے سبب نہیں غالب ✦ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(نمبر ۱۲) میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہی کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپنے مباہلہ کیا تھا۔ اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول اٹھا تھا کہ

مدعی مباہل کو یہ آسمانی ✦ ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

آتھم کے زندہ رہنے پر جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کونسی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے۔ (نمبر ۱۵) کا رد آپ نے نمبر ۱۴ میں خود ہی کر دیا ہے مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھ کو اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جسکا مطلب صاف یہی ہے کہ جو عذاب مانگونگا وہی آئیگا تب ہی تو فیصلہ ہوگا پھر ساتھ ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا۔ یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہہ دونگا کہ میں نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا کیا سچ ہے

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج ✦ بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(نمبر ۱۸) بھی نمبر ۱۷ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں۔ مرزائیو! تم ہی اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے۔ (نمبر ۱۹) میں بھی آپ نے اپنی معمولی کذب ہی کا کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھکو قسم کھانے کی بابت کہا گیا میں نے منظور کیا مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجے سے اطلاع دیں اب اس کے بعد آپ نے میری اس تحریک کی منظوری دی بتلائیے شرط ہمارا طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو ہی منظور کرنا ہے باقی یہ کہ آپ کو بھاگنے نہ دیں یہ ہم سے کیونکر ہوسکتا ہے۔ شیروں کو تو قابو کیا جاسکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کر سکے جنکے لئے سب راہیں کھلی ہیں ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرف ہے کہ آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم نے آپکی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجے سے اطلاع چاہی بس آپ نے فرما دیا بھیجو

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ✦ بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(نمبر ۲۰) بیشک بھیجو مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں۔ کیونکہ رسالہ انجام آتھم میں بھی آپنے لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہے ان کو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جسکو نہ پہونچے وہ اطلاع دے۔ تو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیجی جاویگی۔ مگر میں نے نہ پہونچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہونچی۔ یہ تو ہیں آپکے وعدے۔ سچ ہے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر ✦ جو اس نے ہاتھ میری ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نمبر ۲۱) یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپکر ہمارے پاس آئیگی تو اسوقت اسکا جواب دیا جائیگا۔ سر دست تو آپکی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں بس آئیے اور تشریف لائیے (نمبر ۲۲) بیشک میں نے جس طرح آپکی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھ کو کسی طرح انکار نہیں۔ یاد رکھو کہ میں کون ہوں

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت ✦ واذا نطقت فانني الجوزاء

(نمبر ۲۳) میں بھی آپ نے غلط بیانی سے کام لیا۔ بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں اور مناظروں میں بلایا جاتا ہے اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہو سکتی ہے ؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا۔ امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ

پہلے آپکا مباہلہ اسی شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے۔ کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا۔ بٹالہ کو اس لئے منتخب کیا کہ میرے اور آپکے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہے۔ اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا۔ فساد کا خطرہ نہ تھا؟ کیا ہی خبط ہے (نمبر ۲۴) میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ مسٹر ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہلحدیث تمہاری اس قسم کے کذب کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے اسپر مسٹر ڈوئی والے مباہلہ کا تقاضا مزید ہے۔ پس سچے ہو تو اس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شایع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہو (نمبر ۲۵) اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے (نمبر ۲۶) کیا آپکی طرح قادیاں میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں۔ تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے۔ تو میں قادیاں میں بھی آجاؤنگا۔ کیا آپکو میرا پہلے ایک دفعہ قادیاں پر حملہ آور ہونا یاد نہیں۔ اگر تمہیں ذرہ بھی شرم و حیا ہوتی تو تم مجھکو قادیاں میں کبھی نہ بلاتے۔ ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں۔ مگر آپکو میرا قادیاں پہونچنا نہ بھولنا چاہئے۔ (نمبر ۲۷) بیشک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جنپر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دیدیا ہے جنکو تم نے بھی منظور کر لیا ہے۔ (نمبر ۲۸) بیشک اپنی سچائی کے دلائل سنائیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہونگے جو آجتک اپنے تمام ملک شایع کئے ہیں جنکا خلاصہ صرف یہ ہے ؎

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے ۔ عبارت کو سبکدوشی ہوئی بار معانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزرو (محفوظ) کر رکھے ہیں اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں آپنے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری کہا ہے۔ پس حسب تجویز آپکے میں آپ سے مباحثہ ہی کرونگا۔ مگر خطرہ ہے کہ آپکو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ تجھے خدا نے مباحثہ کرنے سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیاں پہونچنے پر آپ نے کہدیا تھا۔ (نمبر ۲۹) آپ بالکل جھوٹے ہو۔ تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑیا نہیں بھیڑئے ہیں بدخلق ہیں۔ خود غرض ہیں۔ سفلہ ہیں۔ دل آزار ہیں۔ بدتہذیب ہیں۔ کجدل ہیں۔ متکبر ہیں۔ کینہ توز ہیں۔ ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو۔ غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ اشتہار التوا جلسہ ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بداماں ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے اور پینے کے قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں" (ملخصاً)

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تمکو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے تمکو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو طیار ہیں مگر پہلے یہ بتا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے زکام ہو یا تکسیر پھوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالاتر آسمانی نشان بنا لیں میں آپ کی ان چالبازیوں سے خوب واقف ہوں ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگی نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

اہلحدیث کانفرنس

کے مقاصد اور کارروائی کی بابت جناب حاجی ممتاز احمد صاحب

ازدہلی تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) توحید و سنت کی عام اشاعت کرنا۔

(ب) رسومات قبیحہ کے انسداد میں کوشش کرنا۔

(ج) اہل اسلام کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً گورنمنٹ کے حقوق بتانا۔

ہر سہ مقاصد کا صرف تین چار روز کے سالانہ جلسہ میں پورا ہونا ناممکن ہے کیا ان مقاصد کا پورا کرنا بذریعہ اشتہارات و اخبارات و اشاعت کتب و رسائل کے ہوگا یا جس طرح انجمن حمایت الاسلام و دہلی نے علما و واعظین کو دہات و قصبات و شہروں میں بھیجکر ان کے وعظ و نصائح سے خیال کیا ہے ویسی ہی قدر وہ انجمن (اہلحدیث) کا بیان بھی ہوئی ہے یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا آئندہ کیا جاویگا؟

راقم آثم کی خاص رائے - اہل حدیث کانفرنس جیسے مقصد ہیں عام مجالس اہل حدیث اگر ہر شہر میں ایک خاص انجمن اہل حدیث بھی قائم ہو اور یہ انجمن عام یا اہل حدیث کانفرنس ان تمام انجمنوں کی سردار و سرپرست قرار پاوے تو اس صورت میں اہل حدیث کانفرنس کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے کا موقع بآسانی وجہ ہوگا اور امداد فیصلہ کو امداد و اعانت اور انجاح مرام کی پوری امید ہوگی اور مبتلا تنازعات کو اصلاح کی کامل توقع۔ کیونکہ بہ نسبت شخصی استدعا کے اجتماعی ہیئت سے اگر ہو۔ زیادہ قابل توجہ و سماعت کے ہوتی ہے۔ لہذا التماس انجمن ہائے خاص کے بارہ میں ہر شہر و قصبات کے اہل حدیث کو جناب سکرٹری صاحب و دیگر عیان اہل حدیث کانفرنس رغبت دلادیں۔ دوسرے شہر دہلی میں بوجہ تعدد و کثرت علما و تحقیق مسائل کے قدرے قدرے اختلاف کے سبب جدا جدا ٹکریاں اہل حدیث کی قرار پائی ہوئی ہیں انکی صلاح و اتفاق میں اعیان و اراکین اہل حدیث کانفرنس اوّل و زیادہ کوشش فرماویں۔ خدا اپنے فضل سے صلاح باہمی مسلمانوں میں عطا کرے۔ آمین"

جواب

ان مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا جاویگا۔ مگر بحکم لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا جس قدر وسعت ہوگی اسی قدر پاؤں پھیلائے جائیں گے مختلف شہروں میں جلسے کرنے سے غرض بھی یہی ہوگی کہ کانفرنس کے ہمدرد پیدا ہوں جن سے اس کے مقاصد کا حصول آسان ہو۔ آپنے جو طریقہ بیان کیا ہے وہ بھی کانفرنس کے ملحوظ خاطر ہے۔ اور اس کے علاوہ کئی ایک اور ذرائع بھی ہیں جو ہنوز دہلی دور است کے مصداق ہیں۔ بس آپ مطمئن رہیں۔ شہر دہلی بیشک قابل توجہ ہے مگر آہ دہلی! تیرے میں ایک مہدتوم تھا جسکی ذات پر بہت کچھ توقع تھی وہ زیرزمین دفن ہوگیا دیکھیں اس کے جانشین اپنے وعدے کو کہاں تک پورا کرتے ہیں۔ دہلی میں جسقدر تفرقہ زور پر ہے اہلحدیث کانفرنس ہو جب آئیندہ دور پر پہنچیگی تو صلاح ہوگی کیونکہ جسقدر مادہ ثقیل ہو اسی قدر مسہل تیز ہو تو صفائی ہوتی ہے [illegible]) پس آپ اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ خدا قبول کرے اور ہم کو اخلاص بخشے آمین مشکل یہ ہے کہ ہمارے علما باہمی لڑنے کی غرض تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فریق مخالف کو ہدایت ہو جاوے۔ مگر بغور دیکھیں تو جس طریق سے یہ حضرات مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے۔ مخالف کی اصلاح جیسی ملنے جلنے سے ہوتی ہے وہ دور رہنے اور رکھنے سے نہیں ہوتی۔ باہمی ملنے سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے ملاقات میں محبت بڑھتی ہے۔ مگر ہم اس کو سمجھائیں کہاں تو ہمارے حضرات نے ایک حدیث یاد رکھی ہے کہ من احب للّٰہ وابغض للّٰہ جو کوئی اللہ کیواسطے محبت رکھے اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھے وہ مومن ہے۔ یہ فرمان نبوی بالکل صحیح ہے مگر قابل غور بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالف رائے کے کل افعال کیا ایسے ہی ہیں کہ بغض وعناد ہی کو مستلزم ہیں یا کوئی کام ان میں ایسا بھی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ محبت کا حقدار ہے؟ غالباً مسلمان تو ایسا کوئی نہ ہوگا جس کے سب کام برے ہوں۔ اور نہیں تو توحید و رسالت کا اقرار تو کرتا ہوگا۔ پھر کیا اگر وہ بُرے کاموں کیوجہ سے بغض کا حقدار ہے تو بھلے کاموں کیوجہ سے محبت کا مستحق نہیں ہے؟ پھر ایسی علیحدگی کیوں اس سے کیجاوے کہ جس سے ثابت ہو نصف حدیث پر تو عمل ہے مگر نصف پر نہیں۔ پس بغور دیکھیں تو حدیث باہمی ملکر

رہنے اور محبت سے تبادلہ خیالات کرنے کی تاکید کرتی ہے نہ کہ علیحدگی کرنے کی مگر حضرات علماء کو کون سمجھائے وہی جس نے ان سے فتوے لگوانا ہو۔ قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کیگئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص عیب پایا جاتا ہے کہ جو بھی کسی میں کوئی بات اپنی تحقیق کے خلاف پا دیکھیں جھٹ سے اُس کے تمام حسنات سے نظر اٹھا کر مجموعہ عیوب اُس کو بنا دینگے اور یہ حدیث اور اس کے ہم معنے کی اور حدیثیں اُس کے حق میں پڑھ دینگے الی اللہ المشتکی۔

غرض اہلحدیث کانفرنس کو سب باتیں ملحوظ ہیں اور ہر ایک ممکن طریق سے وہ عمل کریگی۔ انشاء اللہ

غریب فنڈ میں منشی مہر الدین صاحب از امرتسر کٹرہ شیخاں نے ۲؍ دئیے ہیں اور میاں دین محمد صاحب از مقام دھاریلی ضلع امراوتی ۲؍ میزان سابقہ ۱۱؍

آئندہ کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی مسئلہ بذریعہ اخبار دریافت کریں وہ فی سوال ایک پیسہ (کا ٹکٹ) ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب چاہیں وہ فی سوال دو پیسے (کا ٹکٹ) ساتھ بھیجیں۔ یہ سب آمدنی غریب فنڈ میں دی جائیگی۔

درخواست نمبر ۳۱ - میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ حافظ محمد حسین امام مسجد امرتسر کٹرہ سفید کوچہ موچیاں۔

درخواست نمبر ۳۲ - مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث ایک سال کے لئے مفت ارسال فرما دیں۔ محمد سعید امام جامع مسجد از مقام مونڈیکی باجوان براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۳۳ - میں ایک غریب آدمی ہوں اخبار مفت جاری کرائیں۔ دعا خیر سے یاد کرونگا۔ میاں محمد الدین چنڈی ابدال ڈاکخانہ منار ضلع امیرپور (علاقہ جموں)

درخواست نمبر ۳۴ - مجھ کو تفسیر ثنائی کا از بس شوق ہے کوئی صاحب خرید دیں تو خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔ محمد اسماعیل معرفت شیخ شاہ محمد از مقام مسلم پور ڈاکخانہ کوٹ بادل خاں ضلع جالندہر

درخواست نمبر ۳۵ - مجھ کو اخبار اہلحدیث کا شوق ہے۔ مگر غریب ہوں۔ محمد اسمٰعیل طالبعلم

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کل ۸ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو دقت ۱۰-۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے دل کو سخت صدمہ ہوا اُسی وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم میں سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور اڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کرتے ہیں اسواسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگذیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کے ساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ منشی الٰہی بخش صاحب ملہم ربانی مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کرینگے اسی طرح عمل درآمد کیا جاویگا۔ اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا۔ اسواسطے بھائی مرزائیوں کو اور بخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے۔ مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاویں۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیر خواہی کے آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے۔ اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔ (حافظ) محمد یوسف پنشنر بقلم خود از امرتسر ۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

اڈیٹر - اگرچہ شریعت میں ایسے الہامات اور مکاشفات امت کا کچھ ہی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ اصول ہے کہ:-

"ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی بحث سے باز آ جائے" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۲۰)

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دینداری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

چالیس سوالوں کے + چالیس جواب

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو اہلحدیث ۵ اپریل)

(۲۱) صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جوتے کثرت سے پہنے رکھو کہ جبتک آدمی جوتہ پہنے رہے وہ سوار رہتا ہے۔ اس میں کسی موقعہ کا استثنا نہیں ہے۔ البتہ سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے کا اتار کر رکھدینا سنت ہے۔ کھڑے جوتہ پہننا ترمذی وابوداؤد وغیرہ میں منع آیا ہے (شاید کہ وہ جوتے تسمہ دار ہوتے تھے انکے کھڑے پہننے میں دقت ہوگی)

(۲۲) کچہ میں کھانے پینے سے اگر کسی غیر قوم کا تشبہ مقصود نہو تو کیسا حرج ہے؟

(۲۳) صحیحین میں انس رضہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت نے وفات پائی کل آپکے سر وریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ نیز بخاری میں مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ آپ کے رنگین (مخضاب) بال موجود تھے۔ اور بخاری میں آپکے مبارک قدمیں کے وصف میں ضخم یعنی پرگوشت کا لفظ آیا ہے اور شثن القدمین بھی آیا ہے یعنی تن آور وزور آور طرفوں والے قدم اور چلنے میں آپکا قدم آگے کو جھکتا تھا۔ پس جو لوگ اس حلیہ کے بال اور نشان قدم حضرت سے منسوب کریں تو اُن سے سند صحیح طلب کرنی چاہئے تب تصدیق ہوسکتی ہے ورنہ محض دکانداری کا گمان ہے۔

(۲۴) محرمات بیچھے صف باندھ کر اقتدا کر سکتی ہیں عورتوں کو پیچھے ہی صف باندھنے کا حکم حدیث میں آیا ہے تارک تراویح آثم نہیں ورنہ حضرت اس بارہ میں تاکید فرما گئے ہوتے۔ نیز عمرہ کا مروج تراویح خود تراویح میں شامل نہیں ہوتے تھے بلکہ جب ایک رات مسجد میں جماعت تراویح کا ملاحظہ کرنے آئے تو آپ کے ساتھ اور شخص بھی تھا معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تراویح میں نہیں شامل ہوتے تھے۔ مگر اکیلے زیادہ اور عمدہ عبادت نہ کر لیتی ہو۔ تو سوق الامکان جماعت تراویح سے الگ رہنا بھی بڑی محرومی ہے۔

(۲۵) محرمات کی بہبودی میں کسی طرح کی مدد دینا تعاون علی الاثم ہے اور ممنوع ہے ایسے ہی افیون جو کہ مخدر ہے لیکن تمباکو میری سمجھ میں مفتر + نہیں ہے اسی لئے حرام بھی نہیں ہے ہاں حقہ نوشی بوجہ بدبوئی کے بُری ہے اور اس میں اعانت بھی بُری بلکہ عرفاً ذلت کا باعث جبکا بیچنا اٹھانا ٹھیک نہیں ہے۔

(۲۶) جناب استاذنا حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب مرحوم دہلوی یوں تقریر فرمایا کرتے تھے کہ ولایت والوں کے غذائی مسالا بوجہ ملکی سردی کے ٹھونس واقع ہوئی ہے اس لئے انہیں متناولات میں کسی نفوذ دہ بدرقہ کے ملانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اشیاء ساخت ولایت میں شراب ضرور ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو انگریزی بسکٹ وغیرہ قطعی حرام ہیں ورنہ ناپاک چربی وغیرہ کی ملاوٹ کے زیادہ گمان پر بھی مشتبہ ہیں اور اگر کوئی متعین شبہ نہو تو حسب منطوق وَطَعَامُ اَهْلِ الْكِتَابِ حِلٌّ لَّكُمْ حلت سمجھنی چاہئے۔

(۲۷) ضعیف حدیث کئی قسم کی ہوتی ہے مثلاً ایک تدلیس کا ضعف ہے جو اور روایتوں کی متابعت سے زائل ہوسکتا ہے اور بعض ضعف ایسے ہیں۔ جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہوگئے ہیں پس مطلقاً ہر ضعیف پر عمل کرنا گناہ میں داخل نہیں ہوسکتا بلکہ اگر نہایت شدت سے ضعیف نہو تو مستحبات میں احتیاطاً اسپر عمل کرنا ہی بہتر ہوتا ہے بشرطیکہ کسی شرعی قانون پر منطبق ہو۔

(۲۸) انگوٹھی کی عام استعمال سے ممانعت نہیں آئی۔ لیکن مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چاندی کی ہو اور مثقال (ساڑھے چار ماشہ وزن) سے کم ہو۔

(۲۹) سورہ ملک وسورہ جن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو رجم شیاطین بنایا ہے جسکی کیفیت تفسیر وغیرہ میں علیؓ وابن عباسؓ سے یوں نقل کی ہے کہ ستارہ خود نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح چراغ سے چنگاری گرتی ہے اسی طرح ستارے سے ایک آگ کا شعلہ گرتا ہے۔ واللہ اعلم

(۳۰) ریشمی ٹسر ⁂ مردوں کو بالاتفاق ناجائز اور السی وغیرہ کا کپڑا جائز ہے

(۳۱) بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہے خفیف جرم کے بدلہ جان سے کیوں ماریں۔ ہاں ماری ہوئی چیز کے برابر نمک وغیرہ کے تصدق کا حکم ہی کہیں نہیں ہے صحیحین میں روایت ہے کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا۔ اُنہوں نے اُن چیونٹیوں کا بل کا بل ہی جلا ڈالا اللہ تعالیٰ نے سب کے سب جلا دینے پر بازپرس فرمائی ورنہ صرف موذی کے مار ڈالنے پر کوئی مواخذہ نہ تھا

(باقی دارد)

+ بوجہ عدم گنجائش نقشہ نہیں لکھے گئے یہ مضمون بھی تو فتوی میں اسلئے انہی کو قائم مقام سمجھیں۔ ایڈیٹر + مفتر وہ ہے جسکے پینے والے کو پینے سے بکرا جاتا ہے ⁂ ریشمی ٹسر تو کوئی نہیں ہوتا صرف ٹسر ہوتا ہے

انتخاب الاخبار

افسوس منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے (دیکھیں قادیانی کرشن جی کیا کہتا سنائینگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اہلحدیث انکی کہتا سننے کو ہر وقت طیار ہیں) ناظرین مرحوم کیلئے جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک آنہ والے نکل کے جدید سکہ کے مضروب ہونے سے سنہ رواں میں گورنمنٹ کو دو لاکھ روپے کا فائدہ ہوگا۔

فریدکوٹ نابالغ راجہ صاحب اور آپکے برادر خورد کے اتالیق و ادیب مسٹر (ہی) ایچ ولسن مقرر کیئے گئے۔ (کیا ہندوستانی اتالیق کوئی نہ تہا۔ کیا جناب مولوی ولی اللہ صاحب جو پہلے راجہ صاحب کے اتالیق تہے اس کام کو بخوبی انجام نہ دے سکتے ؟)

قحط کا خرچ سنہ رواں میں بنگال میں ۸ لاکھ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں ۱۹ لاکھ بمبئی میں ... لاکھ اجمیر و راجپوتانہ میں ۵ لاکھ کے قریب ... خیال ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ۱۸ ہزار روپے نقد وصول ہوئے۔ اسی قدر روپے چندہ دینے کا اقرار ہوا۔ حاجی ڈاکٹر غلام نبی نے دو ہزار روپیہ سے اسلامیہ کالج کا کمرہ بنوا دینے کا اقرار کیا۔ خلیفہ عماد الدین نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے مسلمان ملازموں کیطرف سے چار ہزار روپے میں کالج کا بڑا کمرہ بنانے کا اعلان کیا۔ اور منجملہ چار ہزار کے دو ہزار روپے ادا کر دیئے۔ ایک اور بڑے کمرہ کے لئے امرتسر کے شیخ عبد الواحد نے دو ہزار اور شیخ اصغر علی صاحب نے دو ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر محمد صادق کی اہل خانہ نے از راہِ کمال فیاضی اپنا زیور بیچکر چودہ ہزار روپے یتیم لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کے لئے مرحمت کئے۔ انجمن مذکور اس سال تعلیم پر نوے ہزار روپے خرچ کریگی۔

امرتسر کی چیف خالصہ دیوان نے بہائی کرم سنگھ کو افغانستان بہیجنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ بہائی کرم سنگھ افغانستان میں دورہ کر کے سکھوں کے تمام مندروں کا حال معلوم کرینگے۔ (کیوں نہو امیر حبیب اللہ کی صلح کل پالسی کے نتائج ہیں)

بیت اللحم کے قریب کوہ زیتون میں جرمنی باشندوں نے ایک صحت گاہ کا بنیادی پتھر قیصر کی گورنر بیت اللحم کے سامنے رکھا گیا۔ قیصر جرمنی نے بذریعہ تار اپنی عمدہ خواہشات کا اظہار کیا۔

ہیگ کانفرنس۔ برٹش گورنمنٹ ہیگ کے بین الاقوامی جلسہ پنچایت کے پروگرام میں اس تجویز کے داخل کرنے پر برابر زور دے رہی ہے کہ تمام سلطنتیں آپس کے خوف اور رقابت سے اپنے فوجی اور بحری خرچ کو ہر سال زیادہ کر کے قرضہ کے بوجھ میں دبی جاتی ہیں کانفرنس میں ایسی کوئی تجویز قائم کر کے اس پر عملدرآمد کیا جائے کہ جس کے مطابق تمام سلطنتیں اپنی اپنی فوجی قوت کو گھٹا کر ایک مقررہ تناسب کی تعداد قائم کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ بہی اپنی خواہش ظاہر کر دی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی ایک کمیٹی اس تجویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اس کمیٹی میں کوئی بری یا بحری فوج کا افسر ممبر مقرر نہ کیا جائے (سبب دکہلانے کے دانت ...)

امیر صاحب کا دربار جلال آباد میں ملاؤں سے مباحثہ جلال آباد میں ۲۱ مارچ کو نوروز کے دن امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی۔ اور نہ کچھ یہ ذکر کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے ملا اس دربار میں موجود تہے۔ دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے۔

امیر صاحب پھر جلد سیاحت فرمائینگے مسٹر ہنری میکمہن نے کوئٹہ پہونچکر بلوچستان کی چیف کمشنری کا چارج لیلیا اس موقعہ پر خیر مقدم کے ایڈریس کے جواب میں ہنری میکمہن نے فرمایا کہ ہز میجسٹی امیر صاحب کو اس مرتبہ دوران سیاحت ہندوستان میں کوئٹہ نہ آنے پر افسوس رہا مگر امید ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوئٹہ میں تشریف لاکر اپنے دیدار سے اہالیان کوئٹہ کو فرد مشرف فرمائینگے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان یا سیاحت انگلستان و یورپ عنقریب پھر فرمائینگے۔

نسخہ جات خود بنالو
امرت کی دھارا کے
بال اڑانے کی دوائی
بال دور
چوک متی لاہور